صرف اسلام ہی جاپانی قوم کے مسائل کا حل

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

ناظم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۲۹، ۳۰، ۳۱ اگست ۲۰۰۰ء کو اقوام متحدہ یونیورسٹی۔ ٹوکیو، جاپان میں تنظیم اسلامی کانفرنس اور جاپان کے اسلامک سینٹر کی مشترکہ دعوت سمپوزیم سطح کی ایک کانفرنس ہوئی، کانفرنس کا موضوع تھا "مشرقی ایشائی ممالک میں اسلام کا کردار"

اس کانفرنس میں تنظیم اسلامی کانفرنس کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عزالدین عراقی، رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبداللہ صالح العبید، سعودی عرب میں مذہبی امور کے وزیر ڈاکٹر عبدالعزیز آل شیخ، جاپانی وزیر خارجہ، اقوام متحدہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر، اسلامی یونیورسٹی کولالمپور کے وائس چانسلر، پاکستان کے سابق وزیر مذہبی امور راجہ ظفرالحق اور ٹوکیو میں اسلامی وعرب ممالک کے سفراء بڑی تعداد میں شریک ہوئے، اس کے علاوہ دیگر اسلامی ملکوں کے تقریباً تین سو دانشوروں نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔

ہندوستان کی نمائندگی کرتے ہوئے ناظم ندوۃ العلماء حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم نے سمپوزیم کی پہلی نشست میں مندرجہ ذیل مقالہ پیش کیا۔

سائنس اور ٹکنالوجی اور مادی وسائل کی دنیا میں مغربی قوموں نے ایسے کارنامے انجام دیئے ہیں جن پر آج عقل حیران ہے۔ زندگی کو ترقی یافتہ اور خوشگوار بنانے کے لیے ایسے وسائل دریافت کر لیے ہیں جن کا تصور بھی آج سے قبل کی نسلوں کے لیے محال تھا، اپنی انہی سائنسی ترقیوں اور مادی کامیابیوں کی بدولت انہوں نے نہ صرف یہ کہ مشرقی قوموں پر اپنی برتری قائم کی ہے بلکہ ان پر اپنا گہرا اثر بھی ڈالا ہے۔

ان مشرقی قوموں میں جنہوں نے مغرب کی مادی ترقیات کا سب سے زیادہ اثر قبول کیا اور مغرب کے دریافت کردہ وسائل زندگی سے بھرپور فائدہ اٹھایا، جاپانی قوم سرفہرست ہے، بلکہ اب تو یہ محسوس ہونے لگا ہے کہ مادی ترقیات، محیر العقول مصنوعات اور بہتر سے بہتر وسائل زندگی میں جاپان مغرب سے آنکھیں ملاتا نظر آتا ہے اور اگر زبان کا اختلاف نہ ہوتا اور شکل وصورت میں اتنا کھلا فرق محسوس نہ

ہو تا تو ٹوکیو جانے والے کے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا کہ وہ ایک مشرقی ملک کے شہر "ٹوکیو" میں ہے یا امریکہ کے ایک ترقی یافتہ شہر "نیویارک" میں، بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ ٹوکیو جانے والے کو مادی ترقی کے بعض ایسے مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں جو لندن اور نیویارک جانے پر بھی اس کو نظر نہیں آتے تو غلط نہ ہوگا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ یورپ نے جو مادی ترقی حاصل کی ہے اس ترقی نے انسانی زندگی کی ظاہری شکل بالکل بدل کر رکھ دی ہے، اور انسانی زندگی کو اس مقام تک پہنچادیا ہے جو عام انسانی خیال سے بالاتر ہے، لیکن افسوس کہ اس تہذیب نے زندگی کے انسانی، اخلاقی، روحانی اور بہتر خاندانی پہلوؤں کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔

آج کی دنیا کا مہذب انسان اگرچہ پر تعیش زندگی گزارنے، مادی وسائل کو اپنے تابع بنالینے اور مادی طاقتوں پر اپنی گرفت مضبوط کر لینے میں کامیاب ہو گیا ہے لیکن یہی انسان سائنسی و صنعتی میدان میں اتنی ترقی کر لینے کے باوجود اس خلا کو پر کرنے میں بری طرح ناکام رہا ہے جو خلا خود انسان اپنی ذات میں اور اپنی خاندانی واجتماعی زندگی میں محسوس کر رہا ہے، اور یہ ایسا اہم مسئلہ ہے جو انسان اور انسانیت سے دلچسپی رکھنے والے کے لیے غور طلب ہے اور اس بات کا متقاضی ہے کہ انسانی زندگی کے ان پہلوؤں کی بھی فکر کی جائے جنہیں آج کی مشینی دنیا نے فراموش کر دیا ہے اور جن کے بغیر انسانی زندگی کی تکمیل ممکن نہیں ہے۔ لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب دنیا میں کام کر رہے دینی، دعوتی، اصلاحی نظاموں کے پیغام اور ان کے طریقۂ کار کا غیر جانبدار ہو کر مطالعہ کیا جائے، اور اس میں یہ دیکھنے کی کوشش کی جائے کہ وہ کون سے اجزاء ہیں جو انسان کے انسانی ضروریات پوری کرتے ہیں اور کس حد تک کرتے ہیں۔

اس مقصد کے پیش نظر "ٹوکیو" جیسے ترقی یافتہ شہر میں ایک ایسے اسلامک سینٹر کی ضرورت واہمیت بڑھ جاتی ہے جو اس ملک کے باشندوں کو اسلام کی لائی ہوئی اخلاقی، روحانی اور انسانی قدروں سے واقف کرائے اور دوسری طرف دیگر مشرقی قوموں کو ان کوششوں سے آشنا کرے جو جاپانی قوم نے سائنس اور ٹکنالوجی سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے سلسلہ میں کی ہیں اور مادی دنیا میں ایک بلند مقام حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی تاکہ ایک دوسرے کی بہتر دریافتوں سے فائدہ اٹھا سکے اور ایک دوسرے کی اچھائیوں اور صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع مل سکے۔

جاپانی قوم اپنی پرسکون طبیعت، ٹھنڈے مزاج، علم میں یکسوئی اور عمل میں انہماک کی بدولت دوسری تمام قوموں سے ممتاز ہے، مقصد کی خاطر آرام وراحت کی قربانی دینے کے لیے وہ ہر وقت

تیار رہتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس نے صنعت کے مختلف میدانوں میں ایسے کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ مشرقی ممالک تو کجا بعض مغربی ممالک بھی جاپانی مصنوعات درآمد کرنے اور ان کا استعمال کرنے پر مجبور ہوگئے۔

جاپان مشرق و مغرب کے بالکل درمیان میں واقع ہے تو اگر اس نے اپنے دائیں طرف واقع مغرب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مغربی تہذیب کو اختیار کرلیا ہے تو اپنے بائیں طرف واقع مشرق سے اتصال رکھنے کی وجہ سے اس کو وہ خصوصیات بھی اپنانی چاہئیں جو مشرقی قوموں کا امتیاز سمجھی جاتی ہیں اور ان مشرقی قوموں میں سب سے نمایاں قوم مسلم قوم ہے جو بڑی حد تک تسلسل کے ساتھ ان چیزوں کی حفاظت کرتی چلی آرہی ہے جو انسانی زندگی کی ایسی تشکیل کرتی ہے کہ اس میں اخلاقی، روحانی ،اجتماعی اور زندگی کہ دوسرے پہلوؤں کی پوری نمائندگی ہے، اور انسانی زندگی میں اخلاقی و روحانی کمی نہیں پائی جاتی جو مغرب کی تمدنی زندگی میں پائی جاتی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ مغربی تہذیب اپنی سائنسی و صنعتی ترقی کے باوجود انسانی زندگی کے ان بنیادی مسائل کا کوئی حل پیش نہیں کرسکی، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ مغربی ممالک میں اخلاقی قدریں نظر انداز ہورہی ہیں۔ خاندانی بندھن نہایت کمزور ہوتے ہیں اور معاشرتی نظام غیر مربوط ہوگیا ہے، ایسی صورت حال میں جاپانی باشندوں اور اسلام کی نمائندگی کرنے والوں کے درمیان ربط پیدا کرنے اور ایک دوسرے سے متعارف کرانے کے لیے اسلامی مرکز کا قیام ایک قابل تعریف اور لائق ستائش اقدام ہے اور یہ کانفرنس جو عالمی اسلامی کانفرنس اور جاپان کے اسلامک سینٹر کے باہمی کوششوں کا نتیجہ ہے اس سلسلہ کی بہت اہم کڑی ہے۔

میں اس مرکز کے ذمہ داروں کو مبارکباد دیتا ہوں اور ان سے امید رکھتا ہوں کہ وہ جاپانی قوم کو ان تعلیمات سے واقف کرائیں گے جو ان کی اخلاقی، معاشرتی اور انسانی خصوصیات کی زندگی کو بہتر اور قلبی راحت کی زندگی میں تبدیل کرسکے گی۔

مشرقی ممالک کے اسلامی قدروں کے حامل اشخاص اور جاپانی قوم کے فکر مند حضرات کے درمیان گذشتہ صدی تک زیادہ وسیع تعلقات قائم نہیں ہوسکے تھے، لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس موجودہ صدی میں یہ تعلقات نیک جذبات کے ساتھ قائم ہونے لگے ہیں، اور ان کا دائرہ برابر بڑھتا جارہا ہے اور جاپانی قوم کی جانب سے ان تعلقات کو ناپسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا جارہا ہے۔

اسلام وہ پہلا مذہب ہے جس نے انسانی زندگی کے انفرادی اور اجتماعی دونوں پہلوؤں کو سامنے

رکھا اور دونوں کے آداب اور اصول بتائے ہیں اور اجتماعی مسائل اور معاشرتی مشکلات کا حل بھی دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ حضور پاک ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرنے، صحابہ کرام کی زندگیوں پر نظر ڈالنے اور تابعین عظام کے حالات کا جائزہ لینے سے معاشرتی مسائل کا اطمینان بخش اور راحت رساں حل سامنے آجاتا ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے انفرادی و اجتماعی زندگی کے جو اصول متعین کئے ہیں ان اصول کو اپنا کر آپ کے پیروکاروں نے زندگی کے ایسے اعلیٰ نمونے پیش کئے ہیں جن کی روشنی میں انفرادی و اجتماعی زندگی کو آسودہ اور خوشگوار بنایا جاسکتا ہے۔

مغربی قوموں میں بڑھتی ہوئی مشکلات اور نت نئے ابھرتے مسائل کا اسلام نے جو حل پیش کیا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ اس حل کو مشکلات سے دوچار مغربی تہذیب کے حاملین کے سامنے رکھا جائے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب مغربی تہذیب کے نمائندوں اور اسلامی فکر کے علمبرداروں کے درمیان روابط پیدا کئے جائیں، ملاقاتوں کا انتظام کیا جائے، موجودہ مسائل پر تبادلہ خیال کا اہتمام ہو اور مخلوط علمی و فکری سیمناروں کا انعقاد ہو تاکہ ایک دوسرے کے خیالات سننے اور مسائل سے واقف ہونے کا موقع مل سکے۔

قلبی سکون اور روحانی سعادت کے حصول کے لیے حضور پاک ﷺ سے جو رہنمائی ملتی ہے اس رہنمائی کے مطابق اگر زندگی گزاری جائے تو زندگی میں ایک بہار آسکتی ہے اور یہ دنیا جو باوجود راحت و ترقی کے اعلیٰ وسائل مہیا کر لینے کے قلبی راحت اور ذہنی سکون اور معاشرتی ہمدردی کے لحاظ سے جہنم بنتی جارہی ہے جنت کا ایک ٹکڑا بن سکتی ہے۔

حضور ﷺ نے انفرادی و اجتماعی زندگی کے یہ اصول صرف بتا کر نہیں بلکہ عمل کر کے دکھائے ہیں۔ آپ نے اپنے ہم وطنوں اور ساتھیوں کے ساتھ ایک مثالی زندگی گزاری، آپ نے زندگی کے نشیب بھی دیکھے اور فراز بھی، تلخ گھونٹ بھی پیے اور شیریں بھی، مشکلات کا سامنا بھی کیا اور بحرانوں سے گزرے بھی لیکن اپنی حکمت و دانائی، بلند ہمتی، نفس کی پاکیزگی اور خوش اخلاقی سے ان مشکلات پر قابو بھی پایا اور دنیا کے سامنے ان کا حل بھی پیش کیا۔

آپ نے شوہر کی حیثیت سے بھی زندگی گزاری اور باپ کی حیثیت سے بھی، دوستوں کی دوستی کا لطف بھی اٹھایا اور دشمنوں کی دشمنی کا سامنا بھی کیا، خاندان کی ذمہ داری بھی نبھائی اور جماعت کی امارت کا فریضہ بھی انجام دیا، اس طرح آپ نے زندگی کے ہر پہلو اور ہر گوشہ کے لیے ایک نمونہ چھوڑا، اور یہی وہ نمونے ہیں جن کو اپنا کر موجودہ دور کے مسائل اور مشکلات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔